ضرب المنیر علی المفتی الشریر

تین شرائط والی روایت پر مفتی فضل چشتی کی تحریر کا رد بلیغ

تین شرائط والی روایت کے ایک راوی حصین بن عبدالرحمن السلمی رحمۃ اللہ علیہ کو ہم نے مختلط بتایا اور یہ روایت اس کا قبل از اختلاط بیان کرنا مفتی صاحب کی ویڈیو سے ہی بتایا، اور کربلا کے متعلق روایات کا تقابلی جائزہ میں، عباد بن العوام رحمۃ اللہ علیہ کا سماع قبل از اختلاط ثابت نہ کر سکنے کا اعتراف بھی ہم نے مفتی صاحب کی زبانی جب ہم نے ثابت کر دیا، تو اب مفتی صاحب یزید بچاؤ سکیم کے ٹھیکے پر ایک لاکھ روپیہ خرچ کر چکنے کے بعد، اب ایک تحریر لکھی کے حصین بن عبدالرحمن السلمی رحمۃ اللہ علیہ کا اختلاط، اختلافی ہے اور بعض ائمہ نے ان کے مختلط ہونے کا انکار کیا ہے۔

جواب: اولاً: لفظ بعض ائمہ سے یہ تو معلوم ہو گیا کہ اکثر ائمہ حصین بن عبدالرحمن السلمی رحمۃ اللہ علیہ کے اختلاط کے قائل ہیں۔ جن میں یزید بن ہارون الواسطی، امام یحییٰ بن معین، امام احمد بن حنبل، اما ابو حاتم رازی امام نسائی، اور امام ابن حجر عسقلانی وغیرہ ہم رحمۃ اللہ علیہم شامل ہیں۔

وہ ائمہ کرام جنہوں نے حصین السلمی کے مختلط ہونے کا ذکر کیا ہے

ان ائمہ کرام کا یہ بحث کرنا کہ قدیم السماع کون کون ہیں، یہ بتا تا ہے کہ حصین السلمی مختلط تھا، وگرنا یہ بحث ہی لغو ہو جاے گی حوالا جات پیش خدمت ہیں! امام زین الدین عراقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: **وقد سمع منه قديما قبل أن يتغير سليمان التيمي وسليمان الأعمش وشعبة وسفيان والله تعالى أعلم۔**

ترجمہ: اور تحقیق تغیر (حافظہ خراب ہونے) سے پہلے سلیمان تیمی، سلیمان الاعمش، شعبہ اور سفیان (ثوری) نے اس (حصین بن عبدالرحمن) سے سنا۔ واللہ تعالیٰ اعلم **(التقييد والإيضاح شرح مقدمة ابن الصلاح النوع الثاني والستون: معرفة من خلط في آخر عمره من الثقات (1/458)**

امام ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں: **فَأَما شُعْبَة وَالثَّوْرِي وزائدة وهشيم وخَالِد فَسَمِعُوا مِنْهُ قبل تغيره** ترجمہ: بر حال شعبہ، سفیان (ثوری)، زائدہ، ہشیم اور خالد نے (حصین بن عبدالرحمن سے) ان کے حافظہ کے خراب ہونے سے پہلے سنا۔ **(هدى الساري مقدمة فتح الباري الْفَصْل التَّاسِع فِي سِيَاق أَسمَاء من طعن فِيهِ من رجال (1/98)**

امام المحدثین امام شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: **وَفِي هَؤُلَاءِ مَنْ سَمِعَ مِنْهُ قَبْلَ الِاخْتِلَاطِ كَالْوَاسِطِيِّ وَزَائِدَةَ وَالثَّوْرِيِّ وَشُعْبَةَ،** ترجمہ: اور ان میں مذکورہ (رواۃ) میں سے جنہوں نے حصین بن عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ کے حافظہ خراب ہونے سے پہلے سنا وہ واسطی، زائدہ، سفیان (ثوری رحمۃ اللہ علیہ) اور شعبہ ہیں۔ **(فتح المغيث بشرح الفية الحديث مَعْرِفَةُ مَنِ اخْتَلَطَ مِنَ الثِّقَاتِ أمثلة لمن اختلط من الثقات۔ (4/374)**

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: وَمِمَّنْ سَمِعَ مِنْهُ قَدِيمًا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، وَالْأَعْمَشُ وَشُعْبَةُ وَسُفْيَانُ. ترجمہ: اور ان (رواۃ) میں سے جنہوں نے حصین بن عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ سے (اختلاط) سے پہلے سنا وہ سلیمان تیمی، اعمش، شعبہ اور سفیان (ثوری) ہیں۔

(تدريب الراوی النَّوْعُ الثَّانِي وَالسِّتُّونَ مَعْرِفَةُ مَنْ خَلَطَ مِنَ الثِّقَاتِ (2/903) امام برہان الدین ابناسی شافعی (متوفی 802ھ) لکھتے ہیں: وقد سمع منه قديما أن يتغير سليمان التيمي وسليمان الأعمش وشعبة وسفيان۔

ترجمہ: اور تحقیق تغیر سے پہلے سلیمان تیمی، سلیمان الاعمش، شعبہ اور سفیان (ثوری) نے اس (حصین بن عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ) سے سنا۔

(الشذا الفياح من علوم ابن الصلاح النوع الثانی والستون معرفة من خلط فی آخر عمره من الثقات (2/765) امام ابوالبرکات ابن الکیال شافعی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 929ھ) لکھتے ہیں: وقد سمع منه قديما قبل أن يتغير سليمان التيمي وسليمان الأعمش وشعبة وسفيان۔

ترجمہ: اور تحقیق تغیر سے پہلے سلیمان تیمی، سلیمان الاعمش، شعبہ اور سفیان (ثوری) نے اس (حصین بن عبدالرحمن) سے سنا۔

(الكواكب النيرات فی معرفة من الرواة الثقات۔ (1/136)

مفتی صاحب کا دھوکہ: مفتی صاحب نے أبو الوفا إبراهيم بن محمد بن خليل الطرابلسي برهان الدين الحلبي (753-841) کے حوالے سے لکھا کہ حصين بن عبد الرحمن أبو الهذيل السلمي الكوفي ذكره ابن الصلاح فيمن اختلط وتغير وعزاه للنسائي وغيره انتهى. وقال أبو حاتم ثقة ساء حفظه في الآخر وقال النسائي تغير وعن يزيد بن هارون وكان قد نسي وعنه أيضا أنه قال اختلط وقد أنكر علي بن عاصم اختلاطه۔ (كتاب الاغتباط بمن رمي من الرواة بالاختلاط رقم الحديث 26)

پھر آگے امام مُحمّد بن عبد الرحمٰن بن مُحمّد بن أبي بكر بن عُثمان بن مُحمّد السخاوي رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھا: ولكن قد أنكر ابن المديني اختلاطه وكذا قال علي بن عاصم إنه لم يختلط۔

یہ عبارات پیش کر کے امام علی بن مدینی رحمۃ اللہ علیہ اور امام علی بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے اختلاط کے انکار کا قول کیا جو کہ ان حضرات سے ثابت نہیں۔ امام علی بن مدینی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کی کتب میں ان کا یہ قول کسی جگہ بھی نہیں ہے، اور ہو بھی تو اِن کا یہ اجتھاد درست نہیں۔ اس پر دلیل یہ ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں وقال أَحْمَد عَنْ يزيد بْن هارون: طلبت الحديث وحصين حي كَانَ بالمبارك ويقرأ عليه وكَانَ قد نسي۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے یزید بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا کے جب میں نے علم حدیث حاصل کیا حصین السلمی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات میں جبکہ وہ مبارک (ایک جگہ کا نام ہے) مقام پر تھے اسے پڑھ کر سنایا گیا اور وہ بھول گئے۔ (تاریخ الکبیر باب حصین) یزید بن ارون بن زاذي بن ثابت الواسطي السلمي رحمۃ اللہ علیہ جو حصین رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد اور ہم عصر ہے، اس نے خود مشاہدہ کر کے ہی مختلط ہونے کی تصریح کر دی ہے جبکہ علی بن مدینی رحمۃ اللہ علیہ اور علی بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے دیکھا ہی نہیں ہے۔ اس لئے ان کا اجتہاد یہاں قابل عمل نہیں ہوگا۔

پس حصین بن عبد الرحمن السلمی رحمۃ اللہ علیہ کا مختلط ہونا روز روشن کی طرح ثابت ہوا اور اس درجے کا ہوا کہ حدیث میں بھول جاتا تھا یہی وجہ ہے کہ طبری میں اس سے اسی روایت میں یزید پلید کے لیے امیر المومنین کا اضافہ ہے اور انساب الاشراف میں یہ الفاظ نہیں۔ اسکے ضبط کی کیفیت اب سب اہل علم کے سامنے ہے، جسکو مقدمین نے تسلیم کیا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور یزید بن ہارون الواسطی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کا بیان تو اوپر گزرا اور امام ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں! قال ابن معین: اختلط بأخرة. قال أبو حاتم الرازي: في آخر عمره ساء حفظه. قال يزيد بن الهيثم عن يحيى بن معين: ما روى هشيم وسفيان عن حصين صحيح، ثم أنه اختلط. وقال أيضاً يزيد: قلت ليحيى بن معين: عطاء بن السائب وحصين اختلطا؟ قال: نعم. قلت: من أصحهم سماعاً؟ قال: سفيان أصحهم يعني الثوري وهشيم في حصين. قلت: فجرير؟ فكأنه لم يلتفت إليه. وقال أحمد في رواية الأثرم: هشيم لا يكاد يسقط عليه شيء من حديث حصين، ولا يكاد يدلس عن حصين.

ترجمہ: یزید بن الھیثم (ثقہ) نے کہا امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ سے کہ (انہوں نے کہا) جو ہیثم اور سفیان نے حصین (بن عبد الرحمن) سے روایت کی وہ صحیح ہے، پھر ان کو اختلاط ہو گیا (یعنی حافظہ خراب ہو گیا تھا)۔ اور اسی طرح یزید بن الھیثم (ثقہ) کہا کہ میں نے امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: عطاء بن السائب اور حصین کو اختلاط ہو گیا تھا؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ میں (یزید بن الھیثم) نے پوچھا: ان میں زیادہ صحیح سماع کن کا ہے؟ انہوں نے (یعنی امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا: سفیان ان میں زیادہ صحیح یعنی ثوری اور ہشیم ہیں حصین کی (حدیث) میں۔ (شرح علل الترمذي حصین بن عبد الرحمن (2/739) ان کے علاوہ امام ابو حاتم رازی امام نسائی امام احمد بن حجر عسقلانی وغیرہ رحمت اللہ علیہم نے اسکا مختلط ہونا بیان کیا ہے، اسی طرح وذكره البخاري في كتاب الضعفاء وابن عدي والعقيلي (میزان الاعتدال ج 1 ص 252)

اسے بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں ضعفاء، ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ اور العقیلی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب میں (ضعیف راویوں میں) ذکر کیا۔ ہے۔ مگر مفتی صاحب مفت میں مزے لینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مفتی صاحب کی ایک اور جہالت: مولوی فضل صاحب نے امام ابو حاتم رازی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت نقل کی

حدثنا عبد الرحمن سمعت أبي يقول: حصين بن عبد الرحمن ثقة في الحديث، وفي آخر عمره ساء حفظه، صدوق۔ (الجرح والتعدیل ج 3 ص 193) نقل کرنے کے بعد کہا کہ حصین السلمی رحمۃ اللہ علیہ سوء حفظ سے قبل مطلقاً ثقہ ہیں اور سوء حفظ کے بعد صدوق یعنی حسن الحدیث ہے۔

اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی

امام ابو حاتم رازی رحمۃ اللہ علیہ نے حصین کو ثقہ وغیرہ قبل از اختلاط کہا ہے، وگرنا اس لفظِ صدوق سے کسی بھی امام نے حصین السلمی کو اس عبارت سے بعد از اختلاط صدوق حسن الحدیث نہیں کہا۔ خود مولوی صاحب نے اختلاط کے انکار پر انہی کی عبارات کو پیش کیا۔ وہاں بھی کسی امام نے یہ

نتیجہ نہیں نکالا جوملاں صاحب نکال رہے ہیں۔

ملاں جی کا امام اعلائی رحمۃ اللہ علیہ سے مدد حاصل کرنے کی نا کام کوشش کرنا: مدلسین کے طبقات کی بات کر کے اپنی بات میں وزن ڈالنا بھی آپ کا بے سود اور لغو ہے۔اور حصین السلمی رحمۃ اللہ علیہ ایک زبردست مختلط راوی ہے جس کی تصریح ائمہ کے بیان سے اوپر ہو چکی۔اب یہاں ملاں جی نے امام اعلائی رحمۃ اللہ علیہ جو کے ساتویں ہجری کے ہیں، سے مختلطین کی جو درجہ بندی دیکھائی ہے، اسے بیان کر کے حصین کی روایت کو صحیح ثابت کرنے کی نا کام کوشش کرتے ہوئے، امام اعلائی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ مختلطین کی تین اقسام ہیں، پھر پہلی قسم کے راویوں کا حکم بیان کیا أحدها: من لم يوجب ذلك له ضعفا أصلا ولم يحط من مرتبته إما لقصر مدة الاختلاط وقلته كسفيان بن عيينة وإسحاق بن إبراهيم بن راهويه وهما من أئمة الإسلام المتفق عليهم وإما لأنه لم يرو شيئا حال اختلاطه فسلم حديثه من الوهم كجرير بن حازم وعفان بن مسلم ونحوهما. (المختلطين للعلائی جلد 1 صفحة 3)

ترجمہ ان میں سے ایک: وہ جو ضروری نہیں کہ اس کے لیے اول تو ضعیف ہو اور اس کے مرتبے میں کمی نہ ہو، یا تو اختلاط کی کم مدت کی وجہ سے اور میں نے اسے سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق بن ابراہیم بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرح کہا۔۔۔۔الخ پھر حصین السلمی کو پہلی قسم میں لا کر حصین السلمی کے اختلاط کو کم بتایا گیا۔اس طرح مفتی صاحب اپنا مقصودِ باطل حاصل کرنے کی نا کام کوشش کرتے رہے۔اب جواباً عرض ہے مسٹر فضل چشتی صاحب امام اعلائی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ درجہ بندی ہرگز ہرگز معتبر نہیں ہے، جب مقدمین ائمہ نے اس کے سخت اختلاط کو بیان کر دیا پھر امام اعلائی رحمۃ اللہ علیہ جیسے متاخر کی بات قابل التفات نہیں۔امام اعلائی رحمۃ اللہ علیہ کی درجہ بندی انکی ذاتی تحقیق ہے، جو کہ جمہور کے مطابق نہیں ہے۔پھر امام اعلائی رحمۃ اللہ علیہ کا اسکو مختلطین میں لانا بھی آپ کے منہ پر تھپڑ رسید کر رہا ہے کہ امام اعلائی رحمۃ اللہ علیہ تو اسے مختلط تو مانتے ہیں، آپ تو مختلط ہونے کا بھی انکار کر رہے ہیں۔

اسکے بعد امام اعلائی رحمۃ اللہ علیہ کے اس دعویٰ پر جو ملاں نے دلیل بنایا، وہ ازخود ملاں جی کو جاہل بلکہ ابوجہل ثابت کر رہا ہے۔اور وہ یہ ہے! امام بخاری کا حصین السلمی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت لانا۔مفتی صاحب کا عجیب دجل ہے جسکو دیکھ کر خود یزید بھی شرما جائے گا۔وہ یہ ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ روایت 3839 جو یحییٰ بن مہلب سے حصین السلمی کی لائے اور لکھا یہ بعد از اختلاط سماع کرنے والوں میں سے ہے۔

باوجود اسکے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی روایت کو قبول کیا ہے، اور اپنی صحیح میں درج کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حصین کا اختلاط قطعاً باعثِ ضعف نہیں تھا بلکہ ہر دو صورتوں میں ان کی مرویات کو حجت سمجھتے تھے۔لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اولاً: یہ ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے خود حصین کو ضعفاء میں شمار کیا ہے۔جس کا حوالہ پیچھے امام ذھبی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب سے گزرا۔ثانیاً: اس میں ابن مہلب منفرد نہیں ہے جب کے مولوی صاحب بیان میں یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ متابعت میں نہیں ہے۔اب ہماری اس پر دلیل پیش خدمت ہے!

حدثنا يحيى بن منصور القاضي، ثنا أبو عبد الله البوشنجي، ثنا أبو عبد الله أحمد بن حنبل، ثنا هشيم، أنبأ حصين، عن عكرمة، عن ابن عباس رضي الله عنهما، في قوله عز وجل: كأسا دهاقا ۔(المستدرك على الصحيحين- ج2-4315)

اہل علم دیکھیں اس میں ابن مہلب منفرد نہیں ہے اس کی متابعت ہشیم نے کی ہوئی ہے اور ہشیم قدیم راوی ہے، ہشیم کے قدیم السماع ہونے پر دلیل ملاحظہ فرمائیں! قال العراقي: وقد سمع منه ق قبل أن يتغير سليمان التيمي وسليمان الأعمش وشعبة وسفيان. والله تعالى أعلم. قلت: وممن سمع منه قديماً غير الأربعة الذين ذكرهم الحافظ العراقي هشيم بن بشير وزائدة بن قدامة وخالد الواسطي وسليمان بن كثير. (مقدمة الفتح. (حاشيه الاغتباط بمن رمي من الرواة بالاختلاط ج1ص88) یہ راویت حصین بن عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ بھی ثابت ہے ملاحظہ فرمائیں!

حدثنا أبو كُريب، قال: ثنا مروان، قال: ثنا أبو يزيد يحيى بن ميسرة، عن مسلم بن نَسْطاس، قال: قال ابن عباس لغلامه: اسقني دهاقا، قال: فجاء بها الغلام ملأى، فقال ابن عباس: هذا الدِّهاق. حدثني محمد بن عبيد المحاربي، قال: ثنا موسى بن عمير، عن أبي صالح، عن ابن عباس، قوله: (كَأْسًا دِهَاقًا) قال: ملأى. حدثني يونس، قال: أخبرنا ابن وهب، قال: قال ابن زيد، أخبرني سليمان بن بلال، عن جعفر بن محمد، عن عمرو بن دينار، قال: سمعت ابن عباس يُسأل عن (كَأْسًا دِهَاقًا) قال: دراكا، قال يونس: قال ابن وهب: الذي يَتْبع بعضُه بعضا. حدثني عليّ، قال: ثنا أبو صالح، قال: ثني معاوية، عن عليّ، عن ابن عباس، قوله: (وَكَأْسًا دِهَاقًا) يقول: ممتلئ. (جامع البيان عن تأويل آي القرآن للطبري- تفسير سورة النبإ- الآية 34)

پس سندری مفتی کی چار کروڑ کی کتابوں کا اور نیو کتب جن کے نام کسی نے بھی نہیں سنے، کا پردہ چاک ہوا، اور مفت خورے مفتی دور حاضر کے ابو جہل ثابت ہوئے۔ رابعاً میں لکھتے ہیں: کسی امام نے بھی عباد بن العوام الواسطی رحمۃ اللہ علیہ کو بعد از اختلاط سماع کرنے والوں میں نہیں لکھا۔ جواب: تو کسی امام نے قبل از اختلاط کرنے والوں میں بھی نہیں لکھا۔ آپ ثابت کریں اور انعام حاصل کریں، آپ تین سال سے اس پر بھگوڑے ہیں۔ باقی جب جب ائمہ نے حصین السلمی سے قبل از اختلاط سماع کرنے والوں کا ذکر کر دیا تو، ثابت ہو گیا کہ عباد نے قبل از اختلاط سماع نہیں کیا وگرنا محدثین اسکا نام بھی درج کرتے، ائمہ کا عباد بن العوام الواسطی رحمۃ اللہ علیہ کا نام نہ درج کرنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ عباد قدیم السماع نہیں ہے۔ اس نے ہرگز قبل از اختلاط سماع نہیں کیا۔ سو مولوی فضل کی کوشش ناکام ہوئی۔

سارے واسطیوں نے کب سماع کیا؟ یہ بحث فضول ہے کہ سارے واسطیوں نے کب سماع کیا۔ یہاں صرف اتنی بات ہے کہ عباد قدیم السماع ہے کہ نہیں تو قدیم السماع نہیں۔ نہ ہی آپ سے ثابت ہوا، نہ ہی ہو سکتا ہے۔ خامساً میں لکھتا ہے کہ ائمہ علل میں سے کسی ایک نے بھی عباد کی روایت کو حصین السلمی کے اختلاط کی وجہ سے ضعیف قرار نہیں دیا بلکہ معتدد ائمہ نے عباد کی مرویات کو بطریق حصین السلمی نقل کر

کے صحیح قرار دیا جیسا کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ (جو کہ ملتزم صحت ہیں) صحیح میں لائے ہیں، روایت نمبر 1623 صحیح مسلم۔ یہ بھی مولوی صاحب کی جہالت عظیم ہے جسکو آج مکہ کا ابوجہل دیکھتا تو اپنا نام ابوجہل اسکو دے دیتا۔ کیونکہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ عباد بن العوام عن حصین کے طرق سے اصول میں ایک بھی حدیث نہیں لی ہے۔ صرف ایک جگہ اس طرق کا ذکر کیا ہے وہ بھی مقرون اور متابعت میں۔ وہ یہ ہے۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، يُحَدِّثَانِهِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا كَانَ لِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ هَذَا؟» فَقَالَ: لَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَارْجِعْهُ» وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَمُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: أَتَى بِي أَبِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا، فَقَالَ: «أَكُلَّ بَنِيكَ نَحَلْتَ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَارْدُدْهُ». (صحیح مسلم (3/ 1242، رقم الحدیث 1623)

اور اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ثابت کرنے کے لیے اس حدیث کے متابعت کا ذکر بھی کر دیا ہے جو کہ مقرون سند ہے عباد بن العوام عن حصین کی وہ یہ ہیں: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، ح وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: تَصَدَّقَ عَلَيَّ أَبِي بِبَعْضِ مَالِهِ، فَقَالَتْ أُمِّي عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ: لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْطَلَقَ أَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ عَلَى صَدَقَتِي، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَفَعَلْتَ هَذَا بِوَلَدِكَ كُلِّهِمْ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «اتَّقُوا اللهَ، وَاعْدِلُوا فِي أَوْلَادِكُمْ»، فَرَجَعَ أَبِي، فَرَدَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ. (صحیح مسلم (3/ 1242، رقم الحدیث 1623)

اور اوپر والی سند میں عباد بن العوام عن حصین کے طرق کی متابعت بھی امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے دوسری سند میں ذکر کر دیا ہے علی بن مسہر عن ابی حیان کی سند نے عباد بن العوام عن حصین کے طرق کی متابعت کر رکھی ہے اور وہ سند یہ ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ، أَنَّ أُمَّهُ بِنْتَ رَوَاحَةَ، سَأَلَتْ أَبَاهُ بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ مِنْ مَالِهِ لِابْنِهَا، فَالْتَوَى بِهَا سَنَةً ثُمَّ بَدَا لَهُ، فَقَالَتْ: لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا وَهَبْتَ لِابْنِي، فَأَخَذَ أَبِي بِيَدِي وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ، فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أُمَّ هَذَا بِنْتَ رَوَاحَةَ أَعْجَبَهَا أَنْ أُشْهِدَكَ عَلَى الَّذِي وَهَبْتُ لِابْنِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا بَشِيرُ أَلَكَ وَلَدٌ سِوَى هَذَا؟»

قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: »أَكُلَّهُمْ وَهَبْتَ لَهُ مِثْلَ هَذَا؟« قَالَ: لَا، قَالَ: »فَلَا تُشْهِدْنِي إِذًا، فَإِنِّي لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ« ۔
(صحیح مسلم (3/1242، رقم الحدیث 1623)

اس سے ثابت ہو گیا کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عباد بن العوام عن حصین کے طرق کو مقرون اور متابعت کے طور ذکر کیا لہذا امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عباد بن العوام عن حصین کے طرق کی منفرد روایت کو قبول نہیں کیا کیونکہ عباد بن العوام کا سماع حصین سے اس کے حافظہ خراب ہونے کے بعد کا ہے لہذا بنا قدیم السماع راوی کے یا متابعت کے اس کی سند ضعیف ہے۔ اور مزے کی بات یہ ہے کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ متابعت میں بعض اوقات ایسی سند لاتے ہیں جو ان کی شرط پر صحیح نہیں ہوتی۔ علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ انہی طبقات کی تقسیم پر بحث کے دوران لکھتے ہیں: ویأتی بأحادیث الطبقتین فیبدأ بالاولی ثم یأتی بالثانیة علی طریق الاستشهاد والاتباع۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں طبقوں کے راویوں سے روایت لائے ہیں۔ پہلے طبقے اولیٰ سے پھر استشہاد و متابعت میں دوسرے طبقہ کے راویوں سے۔ (مقدمہ شرح صحیح مسلم
ص ۱۵) اس کے چند سطور بعد صحیح مسلم میں متکلم فیہ راویوں پر اعتراض کے جواب میں بھی لکھتے ہیں۔ أن یکون ذلك واقعا فی المتابعات والشواهد لا فی الأصول وذلك بأن یذکر الحدیث أولا باسناد نظیف رجاله ثقات ویجعله أصلا ثم یتبعه باسناد آخر أو أسانید فیها بعض الضعفاء علی وجه التأکید بالمتابعة۔
ترجمہ: ایسے متکلم فیہ راوی متابعت اور شواہد میں ہیں۔ اصول میں نہیں کیونکہ پہلے وہ ثقہ راویوں والی صاف ستھری سند سے روایت لاتے ہیں اور اسے اصل قرار دیتے ہیں۔ پھر اس کے بعد کوئی اور سند یا ایسی سند جس میں بعض راوی ضعیف ہوتے ہیں بطور تاکید و تائید لاتے ہیں ۔ (مقدمہ شرح مسلم ص 16)

یہی بات ابن عبد الہادی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کہی ہے۔ (دیکھئے الصارم المنکی ص ۷۲ مطبوعہ مصر ۱۳۱۸ھ) امام نووی رحمۃ اللہ علیہ صحیح مسلم کی ایک روایت پر ایک اعتراض کے جواب میں لکھتے ہیں: لَوْ ثَبَتَ ضَعْفُ هَذَا الطَّرِيقِ لَمْ يَلْزَمْ مِنْهُ ضَعْفُ الْمَتْنِ فَإِنَّهُ صَحِيحٌ بِالطُّرُقِ الْبَاقِيَةِ الَّتِي ذَكَرَهَا مُسْلِمٌ وَقَدْ سَبَقَ مَرَّاتٍ أَنَّ مُسْلِمًا يَذْكُرُ فِي الْمُتَابَعَاتِ مَنْ هُوَ دُونَ شَرْطِ الصَّحِيحِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ ۔
ترجمہ: اگر اس سند کا ضعف ثابت ہو جائے تو پھر متن کے ضعیف ہونے کو مستلزم نہیں کیونکہ وہ دوسری سندوں سے صحیح طور پر ثابت ہے۔
جنہیں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے اور پہلے کئی بار گزر چکا ہے کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ متابعات میں ایسی روایت بھی لے آتے ہیں جو الصحیح کی شرط کے مطابق نہیں ہوتی۔ (شرح مسلم جلد 2 ص 59)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی تصریح سے ثابت ہو گیا کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ متابعات میں ایسی سند بھی لاتے ہیں جو ان کی شرط پر صحیح نہیں ہوتی اس لیے عباد بن العوام عن حصین کی سند امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی شرط پر صحیح نہیں ہے کیونکہ اس میں ایک علت پائی جاتی ہے کہ عباد بن العوام کا سماع حصین سے اس کے حافظہ خراب ہونے کے بعد کا ہے اور امام مسلم اس سند کو لائے بھی متابعات اور شواہد میں ہیں لہذا مفتی صاحب کا

اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی شرط پر صحیح کہنا جہالت ہے۔

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قلت: "ولا يلزم من كون رجال الإسناد من رجال الصحيح أن يكون الحديث الوارد به صحيحا لاحتمال أن يكون فيه شذوذ أو علة۔

ترجمہ: میں (امام ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں: صحیح (بخاری و مسلم) کے رجال سے جو اسناد کے رواۃ ہیں یہ لازم نہیں آتا جو ان رواۃ کے ساتھ حدیث وارد ہو وہ صحیح ہو کیونکہ یہ احتمال ہے کہ اس روایت میں شذوذ یا علت ہو۔ (النكت على كتاب ابن الصلاح النوع الاول: الصحيح (1 / 274) امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ آگے کی عبارت میں امام ابن صلاح رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: امام ابن صلاح رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: من حكم لشخص بمجرد رواية مسلم عنه في صحيحه: بأنه من شرط الصحيح عند مسلم فقد غفل وأخطأ، بل ذلك يتوقف على النظر في أنه كيف روى عنه وعلى أي وجه روى عنه۔ ترجمہ: جو آدمی کسی شخص کے لئے یہ حکم لگائے کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے اپنی صحیح میں روایت کی کہ وہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں شرط صحیح پر ہے تو اس نے غفلت برتی اور خطا کھائی، بلکہ اس میں توقف کیا جائے گا کہ کس طرح انہوں نے اس سے روایت کی ہے اور کس طریقے پر اس سے روایت کی گئی ہے۔

(النكت على كتاب ابن الصلاح النوع الاول: الصحيح (1 / 274) اس لیے امام زیلعی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: إِذْ لَا يَلْزَمُ مِنْ كَوْنِ الرَّاوِي مُحْتَجًّا بِهِ فِي الصَّحِيحِ أَنَّهُ إِذَا وُجِدَ فِي أَيِّ حَدِيثٍ، كَانَ ذَلِكَ الْحَدِيثُ عَلَى شَرْطِهِ۔ ترجمہ: جب کسی راوی سے الصحیح (یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم) میں احتجاج کیا گیا ہو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ جس حدیث میں بھی ہوگا اس کی حدیث الصحیح (یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم) کی شرط پر ہوگی۔ (نصب الرایہ 1 / 34) احادیث المختارۃ اور المستدرک وغیرہ کی تفسیری روایات اور دیگر حوالات جات کا بھی یہی حال ہے۔ جیسا کہ آپ نے بخاری اور مسلم کی روایات کے متعلق دیکھا۔ اور عرب کے محققین اور البانی وہابیہ وغیرہ سے جو مدد حاصل کی ہے وہ آپ ہی کو مبارک ہو ہم ان کی تحقیق کے بالکل پابند نہیں ہیں۔

دوسری علت هلال بن يساف الأشجعي

اس مذکورہ بالا روایت کو ہلال بن یساف الأشجعي الكوفي نے بیان کیا ہے جبکہ سب اہل علم جانتے ہیں کے ہلال وہاں پر موجود نہ تھا، ہلال نے یہ ارسال کیا ہے، اس وجہ سے بھی یہ واقعی ثابت نہیں ہوتا۔

دانا کے لیے کافی ہے ایک لفظ نصیحت　　　ناداں کے لئے ناکافی ہے مکتب رسالہ